

الحمد لله والثناء

رسالہ اعلیٰ بہ

# اجواب

ممنوع لعیف واکثر الفیصلین

یہ عیض میری اہم سلام مذہب نصاریٰ کی تحقیر کا اچھا  
بے شک نتیجہ میں آج سلطان ہیں اس واسطے برسرِ کما

پر فرض ہے کہ اپنے بچوں کو یہ رنگ دینا باہر میں باکرہ

مذہب نصاریٰ کا دعوہ کیا نہ کہ نہیں

امریکے پر پیل امرت میں

جاء

کی ہندو

ریت

# عیسائی مذہب کی محکمہ

یہ رسالہ کسی بظاہر جواب دہ کے ذریعہ جناب ڈاکٹر نصیر الدین صاحب  
 نو مسلم اسلام کے غلط کاباعت میں نے دیکھا اور حقیقت  
 یہ رسالہ ایک نئی طرز کا ہے اور ہر ایک اہل اسلام کے  
 واسطے نصاریٰ کے مقابل ایک درحقیقت دودھکاری کا  
 ہے اسلئے میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ہر ایک مسلمان اسکو خرید  
 کر کے اپنے عزیزوں دوستوں بچوں کو بخشنے کی ہمت  
 کرے۔

مولوی جانفزا محمد یوسف صاحب شکر پور  
 ایجنٹ عامی نو مسلمانان امرتسر

میں نے اس کتاب کو دیکھا میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس  
 ایسی کتاب درملی الوہیت کا سب سے بڑی گدی میں  
 یقین کرتا ہوں کہ آج تک ملنے کی ہوگی کہیں۔ یہ جناب صاحب  
 گھر کے بچیدہ کی تصنیف ہے یہی ہی کون ہے ڈاکٹر نصیر الدین  
 صاحب جنہوں نے مذہب نصاریٰ کی غیبت میں بہت کچھ لکھا  
 دیکھنا کہ انصاف پہنچایا تھا۔ جو افضل خدا و رسول کو جان  
 اہل اسلام ہیں۔ دستخط خود مولوی محمد علی صاحب شاہ پور

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الحمد لله رب العالمین

خدا کے رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں

بسم یسیر والاعلیٰ ربکم باخیر

اے اللہ اپنے خداؤں میں منزل کو آسان کر مشکل سے بچا اور اچھی طرح سے راستہ پر راہروں سے۔ از جانب نصیر الدین ابن غلام حسن علامہ جو سوار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ شیخ بنے بگل بھی آدم کو سلام و رحمت اور راحت و دعا دے ہر تمام ناخرین کو عطا خدا کی عبادت و کرم سے پہنچے۔ کہیں تم آئیں۔ یہ خود تعریف خدا کے واحد و سوا کا بیانات یہ البشر عباد کے سرور و امیر المؤمنین و نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت کی مختصر سوانح عمری

حضرت کی پیدائش یگراؤں میں خلیج کو دریا پر مشتمل ہے اور اس کے درختوں میں ایک لہریزا لکڑی کے صنف کو پھانسیا گیا کہو کہ حضرت کے والدین کے ساتھ صاحب موصوف کی کسی بہت ہوگی مٹی پینا پختہ صاحب مٹی کے اسکو داخل سکول میں داخل کر صاحب رحمہم کے سپرد کیا چنانچہ وہاں پر پہلے کی تعلیم و نوی کے علاوہ جو حکام

مذکورہ ماحول کی وہ صرف عیسائی مذہب کی تعلیم تھی۔ بعد ازاں جو ان کے پاس  
 ڈاکٹر **جیمز کلاک** صاحب پہاڑ آئے۔ انہی دام قبلہ ایڈمنسٹریٹوری  
 تھی۔ آئیم۔ جس کے تحت وہ سال تک ملازمت ڈاکٹری مشن میں کی۔  
 انہیں جو کہ عیسائی مذہب کو ایک پتے پر لے جانے والا شخص تھا۔  
 اور اپنی چھائی کے ثبوت میں انہوں نے ہیشوس امریکی کوشش کی کہ  
 ہر ایک کو جبر میں چلا جائے۔ انہوں نے لایا۔ اس کے بیان  
 کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس امر کے ثبوت سے ناظرین اہل اسلام  
 و اہل ہندو نیز عیسائی بھی واقف ہیں۔ گویا عیسائی صاحبان ہنگامہ  
 ایک مرتبہ ناظرین یقین بنائیں کہ حقیقت جیسا کہ میں نے کہا  
 میں واقعی ایک غیر مذہبی عیسائی تھا اور جو کہیں کرتا رہا وہ سکھ اور ایک  
 خیال کرتا تھا۔

اب جبکہ وہ مغرب میں وہاں پہنچا ہے جس اپنے دھرم  
 دیکھا بیٹھا تھا وہاں کا وقت تھا کہ ایک پروردگار  
 لیا ہے میں چھ سیر ملازم تھیں ایک لیا ہوا تھا۔ پتے  
 سامنے آگڑا ہوا۔ میں ہر چند کہ کسی کی شکل کے طرف زور نہیں ہوا  
 تھا میراں ساہوکر اس پروردگار کی طرف تاکنے لگا۔ پڑا لگا دیکھا ہوں کہ  
 اس کی آنکھیں شکل کی طرح تھیں۔ وہ دھیری طرف ہوں تاکتا ہے  
 جیسے کہ کوئی کچھ کرنے سے پہلے سوچا کرتا ہے۔ مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ

سچ کہ ہے یعنی کبھی آنکھوں میں سرخی زیادہ آتی تھی اور یہی لکھڑ  
 تر ہو جاتی تھی۔ پر میں خاموش رہا۔ آخر کار وہ بزرگ بولا کہ اسے نصیحت  
 تیری حکمت ہے، ہر سچی نصیحت تائیدِ یہ میں یعنی جو کہہ کہہ کر رہا ہے یہ  
 تیری بہتری اور یہ جو دلی کہیں لکھتیری بڑبادی اور ترے انجام کیلئے  
 بڑا اثر پیدا کرتی ہیں۔ میں بھی خاموش رہا۔ واصل نہیں ہو اب دینے  
 کی طاقت وہی تھی کہ اس بزرگ کی عقل سے غصہ نہ جا آ رہا وہ مجھ سے  
 رو نہ گیا ہوا کہ مجھ کو ہر جگہ سے اس وقت پہنچیں ان سے کہہ کر تے  
 ہیں، چہ چہ ماری خصوصیت سے میری ہوا کرتی ہے کہ کام ہو کہ معلوم  
 ہے کہ جو کہہ تو لئے کیا وہ دلی صفائی سے کیا اور تو اس کی طبیعت حالت  
 کو سیدھا طریق سمجھ کے گزار رہا ہے۔ اور آٹھ ایک تو سخت غلطی کی ہے  
 یعنی کہ اب ہر جگہ یہ درست جلتے ہیں اس لئے کہ تو پیشہ یہ دکھا کر  
 رہا کہ خدا یا میرا انجام پہنچا کر۔ میں اب آئندہ دیکھ کر کہ میں کے خلاف تو نے  
 اس قدر سرکشاں کہیں اب آئے کہ کوئی کے جھڑپ کے نیچے وفاق اور  
 پسلی ہو کہ زندگی بسر کر رہی کہ ہمارے چہرے کو اپنا شفیق جان کر  
 ہم نے ہر مومن پر وہ عزت کے واسطے کر لی ہے ایک طریق نجات متور  
 کر دیا ہے کہ جو نجات کا خواہاں ہو وہ ہمارے رسول پر ایمان لاوے  
 اور اس کے حکم سے انحراف نہ کرے۔

اس واسطے اسے میرے سوز و ماتھن میں میں اس آسانی بخارک سے

شک نہ ہو سکا۔ اور میں نے خود فیصلہ کر لیا کہ اب میں دین اسلام کو غرور  
 دیکھو گا جو اپنے جیب میں دین اسلام کی صداقت کو دیکھا تو میری آنکھوں  
 میں دہری باتیں جو مذہب عیسائی میں تو معلوم ہوتی تھیں مگر معلوم ہو  
 لگتیں۔ پس میں نے اپنا ارادہ اپنے ایک سوزندہ دوست، جو کہ میرے  
 دوست سے بہرہ یان تھو سنی جو دہری گلاب خان صاحب ذیل لوہی اس  
 سے تھا ہر کر دیا اور انہوں نے ایک بڑے بڑے لوی صاحب سے میری دعا  
 کروادی۔ گو میں اس کے بعد ایک سال سے اس دوستوں کے دربار اسلام  
 قبول کر چکا تھا۔ ہر چند ایک سوزندہ لوی صاحب سے کہہ کر وقت ہو گیا  
 چکا اگلا سورج۔ اور اکتوبر ۱۹۷۷ء کو میری لکھنؤ صاحب مرحوم کی  
 اور میں گیا۔

(۳) تنہید پر صاحب محل کا فرض ہے کہ جب چاہی کہ خود معلوم  
 کر لے تو اسکی اپنے بھائی کو بھی اطلاع دے کیونکہ دین و مذہب کا  
 شیک ایسا ہی ہے جیسے کہ وہ چاہی اپنے آپکی ہر شے کے حقدار ہو  
 ہیں۔ انصاف یہ ہے کہ اگر ایک کے ہاں کچھ زیادہ حصہ آگیا ہے تو  
 دوسرے کو بانٹ دیوے اور اگر کم ہے تو چھک جملے سے جو کم  
 اسے لے لوے کیونکہ اس میں ہر وہ برابر خدا کی دی ہوئی ہے  
 ہے کہ اگر کسی بھائی کو کچھ کسی اسکی خبر ہو کہ وہ تو دوسرے بھائیوں کو کچھ  
 پہنچانے میں کوتاہی نہ کرے۔ پس میں نے مناسب جاہاں پہنچا کر

ناظرین کے پناہ خال پوشیدہ نہ رکھوں بلکہ جو بھی عیان ہوا ہے اس کا  
 اظہار کروں گا یا وہ کچھ کسی مذہب یا حیت کے کو اس کے تقلید مان لینا  
 کہ میرے ابا و اجداد کو اس وقت اور رشتہ دار وغیرہ اس کو ماننے آئے  
 یا ماننے ہیں یا جو حکو اب میں ہاں ہوں میرے چھوڑنے میں مخالفت  
 یا وقت پایہ نامی و دنیاوی عزت آپ کے نقصان ہے کسی صادق یا  
 دانا یا صاحب عقل کا کام نہیں۔ دنیا بھر میں کوئی شخص ہو ہے کہ حکو  
 حق کی تلاش میں شکلیں اور دشواریاں و چشائیں نہیں۔ دین و دنیا کا  
 وہ علم عزت انسان اور اس کے خدا ہی کے درمیان ہے کوئی دوسرے کو  
 اس میں کچھ دخل نہیں باپ برائیاں یا دوسرے ہو یا بھائی۔ جسے خدا  
 یا آقا۔ ہمارے تعلیمات کے لئے عزت خدا کے ہی خواہ وہ زمین اگرچہ  
 پوری تھیکستی اور کمال کم شش اور فکری میں نہیں لائے تو لاکھ کام  
 ہم خدا کے حضور کھڑے ہوئے کے بھی لائق نہیں لیکن اگر ہم سب  
 نے کرکے ہیں تو گوارے عقلی و دینی کچھ صحیح نہ ہی ہوں ہم اپنے ادا سے  
 اور نیت و ذل کے مطابق راستہ اختیار کرتے ہیں گے۔

پہلا باب در بارہ نفی الوہیت میں لکھی گئی ہے یہ وہ ہے یا یہی  
 کے گمان کے الوہیت نہیں ہے۔ یہ وہ تھا نہیں کہ ان لغو بات کی  
 طرف زور دیکر منت میں کالم پھا کروں کہ لوگوں میں تم کی کچھ دیر  
 اہل اسلام و اہل نصاریٰ بہت سی چپ چلکی ہیں۔ اس وقت میں

یہ سچ کی کتابوں سے یہ ثابت کر دکھا کہ حضرت مسیح جس کو عیسائی  
خدا کا اول و ہم نام ہوتے ہیں غلط جتنے وہ حضرت ایک بندہ ہے بلکہ ایک  
پس بے نام کی طرف اس میں خدا کی شہادت کے متعلق ہیں۔

پس ہم یہ دیکھیں گے کہ خدا نے بھی کہیں سچ کو اپنا ائمہ ممانا ہے یا  
نہیں۔ چنانچہ دیکھو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت اس کی

دوسری جلد یعنی خروج باب ۲۰-۱-۱۰ آیت پہلا حکم میرے حضور چرک  
نے دوسرا خدا نہ ہوئے۔ یہاں پر خدا نے کہیں کہا کہ میرے ساتھ  
تیرے لئے دوسرا سچ بھی خدا مانا جاوے بلکہ خدا کہا کہ میرے حضور  
تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہوئے۔ دوسرا حکم کا سارا مطلب یہ ہے  
کہ تو میرے سوا کسی غیر کی عبادت نہ کرنا۔ میں غیر خدا ہوں یعنی کہیں  
غیر خدا ہوں کہ اگر میں اپنی غیرت کو کام میں لایا تو جو میرے سامنے  
کسی دوسرے کو خدا کہیں گے یا مجھ میں ملاویں گے تو کیا حال ہوگا  
غیرت کا نتیجہ تو صاف معلوم ہے کہ میری غیرت تو ایسی ہے کہ  
جس کا کچھ حدود و حساب نہیں۔ وہ تو بڑا بڑا کر رہے گی۔

پھر دیکھو موسیٰ کی پانچویں کتاب بنام مستطاف جس میں پہلے حکم کی  
دو بارہ تاکید کی جاتا کہ بھول نہ جاوے۔ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا  
خدا نہ ہوئے۔ پھر دیکھو مستطاف کی کتاب چم کو سن اسے اس میں خداوند  
ہو خدا ایک خداوند ہے یعنی کہ دوسرا کوئی خدا نہیں تو سمجھ لے کہ



اسرائیلی خدا صرف ایک ہے نہ کہ کئی اور کی ذات پر اور انھوں نے یہاں  
دیخو وہ غیر اولہ کثرت ایک خدا ہے۔

پھر دیکھو حضرت یونسؑ کو کہ وہ اپنی قوم میں کیا فرما رہے تھے چنانچہ

یونسؑ کو کہتے تھے کہ تم لوگو! تم لوگو! تم لوگو! تم لوگو! تم لوگو! تم لوگو!

تم نے گناہ کرتے ہو اور میں ان کو سزا دیتا ہوں۔ تم لوگو! تم لوگو! تم لوگو!

سجدہ نہ کرنا خداوند تیرا خدا نہیں ہے۔ اور میں ان کو سزا دیتا ہوں۔

فرمایا اور کیسے زور سے یہی کہ اسے اسٹیل ٹنگ کی سی ٹینگا تو یاد کر لے

اور خوب دنگے کا فو سے سن لے کہ خداوند تیرا خدا نہیں ہے۔ کہیں نہیں

کہا کہ کچھ ہے ساتھ بیٹا بھی ایک تو ثانی ہے کہ تیسرا ہے کہ چوتھا ہے کہ

پنچواں ہے کہ چھواں ہے کہ ساتواں ہے کہ آٹھواں ہے کہ نوواں ہے کہ

دسواں ہے کہ اسی کا قول ہے اور وہ سب خدا کا قول ہے پھر پھر پھر پھر پھر

سب بچہ کو دیکھو یہ سب خدا کوئی اور نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

تیسری شہادت ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے

چوتھی شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

پنجمی شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

ششمی شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

ہفتمی شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

آٹھویں شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

نواں شہادت ہے کہ سب خدا کوئی نہ تھے وہ تھے وہ تھے وہ تھے

زبانی ہے۔ اس کا ہم نہیں گے کہ آیت ہے خدا میں کسی بھی خدا  
 نہیں ہے یعنی ان کو مثال کو پس نہ ساقط کیا ہے بلکہ نہیں چنانچہ دیکھو قرآن کی  
 انجیل چکر کوئی آیت ہے جس سے جو ہیں بلکہ کتب حکم میں اول ہے  
 کہ اسے اس میں سن وہ خداوندی ہوا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے خداوند  
 کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل ہے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری  
 عقل سے اور اپنے سارے زور سے پروردگار کی ہے۔ یہی کہ حضرت مسیح  
 یسائیل کو جو یہ دریافت کیا ہے کہ جب اول تک گیا ہے جو اب فرماتے ہیں کہ  
 اسے اس میں کہ فرزند خداوند خداوندی ہو اور کہا گیا ہے کہ اسے کہنے  
 یہی کہ علیہ السلام اور میرا خدا جو صرف ایک ہی ہے اس کے واسطے تمام موت  
 و تسلیم ہے پہلا اور حضرت مسیح نے ان کو کہ نہیں کیا پر دیکھو حق کی انجیل  
 اس میں ہے اس خداوند میں ہر حکم کوں ہے جس نے اسے کہا خداوند کو  
 جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ  
 پیار کر پہلا اور ہر حکم ہی ہے۔ دیکھو انجیل حضرت مسیح نے اسے پہلے حکم کیا  
 کہ وہی ہے کہ جو حضرت موسیٰ کو کہ تھا یہاں بھی اگر یہ جب ہو سکتی ہے اس  
 کے معنی اس کے ان کو مثال بناتے کہ شاید یہاں بھی ہو یہی ہے کہ  
 خدا کو کہنے کے لئے کہ جو نہیں ہو یہی ہے خداوند سے یہاں چکر دیکھو کہ ان  
 کہتے ہیں وہ مثل نہیں ہے کہ جو شے تو ہیں جیسے اور ہے خدا جیسے  
 یا وہ کہہ کہ وہ ساری اپنے کہہ ہی خدا کے جیسے اور یہاں خیال کرتے ہیں

اگر با کسی حضرت موسیٰ اور دیگر نبیوں نے کسی جنگ نہیں کیا تھا کہ خدا کی  
 ذات میں کوئی نقصانات بھی یعنی یا پوشیدہ ہے تو جب سچ آپ آگئے تھے  
 تب تو ظاہر کیا جوتا کہیں ان حضروں کی طرح سے نہیں ہوں بلکہ میں بھی خدا کی  
 ذات کا ایک حصہ ہوں اگرچہ نہیں یا نصف بھی نہیں تھا ہی تو میری خواہ  
 ہی ہے جو خدا کی ذات میں سے ہوں بلکہ تو میں ہاؤ ہے تو میں پاک ہاؤ  
 ہوں اس واسطے بلکہ اقنوم ماننا ضرور ہے سچ کلام اصل درجہ اتنا جیل سے  
 ہر قسم کی تسلیم تو کہیں نہیں رہی کسی کو بھی خدا کا جادو۔ بلکہ تاویل سے سچ  
 صرف ایک دی یا پھر ثبات ہو سکتی ہیں چنانچہ دیکھیں خدا کی انجیل  
 کہ اس شخص کی زندگی ہے کہ وہ ہے بلکہ کو اکیلا یا خدا اور یہ سچ کا کو ہے تو نے  
 جیسا ہے جیسا ہے۔ دیکھئے حضرت نے اپنی زبان مبارک سے چاروں جہات پر  
 جیسا ہوا ہوں پس جیسا ہو گوں ہو کر اسے صاف ظاہر کرتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یا خدا کے سجدہ تو اگیا پس سچ کو جیسا ہوا خدا کا یا بنا چاہئے جیسا کہ حضرت  
 سچ کا اپنا ارشاد ہے اگر اسکے علاوہ کسی سچ کو نہ کہنا جاوے تو لکھا نام سچ  
 کے حکم کی نافرمانی ہے اور تویت مذکورہ اس شخص کی زندگی کی شرط میں اس بناء  
 نکلی ہے کہ خدا کو اکیلا اور سچا خدا بنائیں۔ اگر ایک سچ خدا میں دوسری ذات  
 نہ لے کا نام بھی یا تو زندگی نہ ہوگی۔ اب گھبراؤ نہ کیجیے کہ ہم کسی دوسرے  
 کو بھی خدا کہیں اگر کہیں تو صاف ظاہر کہ خدا اکیلا اور سچا خدا ہے  
 پس ہم اسے سچ کو ہرگز ہرگز خدا نہیں کہہ سکتے۔

اگر کسی کو ارشادِ بھادکے حق میں کیا ہے دیکھو ہنسا کی نہیں پلٹ کر چلے  
 پر خدا کے روح اور ہستی سے خدا کی پرستش کرتے ہیں اور ان کو حضرت مسیح سے  
 پر خداوں کی صفائی چھائی ہے وہ کوئی ہی اور روح اور راسخ سے خدا  
 کی پرستش کرتے ہیں دیکھو ان کی خواہشوں اور مذاکرات ہیں پھر جو دیکھو  
 کو حضرت مسیح نے بتائی ہے اس کی بھی معرفت خدا کی ہی تعریف ہے اور  
 ایک وقت کی روشنی کی بھی دور و راستہ معرفتِ خدای سے کی گئی ہے  
 پس اگر مسیح خدا تھے تو ایک جگہ ہی کہیں کہا ہوتا کہ میں ہی کچھ بزرگ بننے اور  
 بزرگ لینے اور برکات دینے کا خدا ہوں نہیں حضرت مسیح کے چھ مہینے قضا  
 کی کوئی ایسی تعریف اور بزرگی معرفتِ خدای کو بتاتے اور برکت کی مدحت  
 والا بھی عرض نہیں ہوتا وہ حضرت مسیح ہی پہلی طرح دیکھا کرتے تھے کہ ان کی  
 دعائیں معرفت کرتے تھے چنانچہ دیکھو لو تان کی تخیل پر کوئی دوسروں میں  
 ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگتے کو گیا اور دعا سے دعا مانگتے نہیں رات بتائی  
 پس اگر مسیح خدا تھے تو کیا وہ کسی دوسرے خدا سے دعا مانگتے تھے یا ان کی  
 انصاف کو آپ ہی پر چھوڑنا ہوں۔ پھر ان کی دعا کا خلاصہ مسیح کے نبوت  
 اور آنسو پہاڑ کے اُس سے جو اود کو موت سے بچا دیتا تھا دعائیں  
 منتظر کہیں کیا اگر مسیح خدا تھے یا خدا کا تو ہم نے یا ان کے پہاڑ اور بیتِ عتی  
 ہی تو عیسائی صاحبانِ جہان میں کہ حضرت مسیح کس خدا کے ساتھ نہ کہ ہم کو  
 تفکیک اپنی الوہیت سے درخواست کرتے تھے اس پر اگر اپنی حق تو یہ کہنے

تھے۔ آپ کی الوہیت تو میرے جسم کی شے تھی۔ لہذا میں اللہ پر ہر غلطی کی توبہ  
 ہی نہیں آپ کے تو صاحبِ نبی انسانیت کو بار بار بتا دیا ہے حضرت مسیح کی تازی  
 و عاریت کو جدا کرتی یہ کہنی ہے تو یہ پادشہی موت کو یہ لالچہ سے دوڑ کر حکم کو  
 حضرت مسیح کو ماری طرح سے کھینچ کر لے کر بھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتے تھے  
 اس سے ثابت ہو چکی یہ بات کہ حضرت مسیح موت سے نہیں بچ سکتے اور یہ خوب  
 جانتے ہو کہ موت صرف خدا ہی پاک ہے تو اب یہ خدا ہی بتاؤ کہ حضرت مسیح خدا  
 کیسے بن سکتے ہیں اور حضرت مسیح اپنے آپ کو بار بار انھیں اور انسان ثابت  
 کرتے ہیں چنانچہ دیکھو یوحنا کی انجیل پیمہ وحی کی انجیل چکھو تم مجھے نقل کیا  
 چاہتا ہے کہ ایسا شخص ہے کہ حق بات ہو چھٹے خدا سے کہنی نہیں ہے بلکہ انسان  
 صرف وہی شخص نہیں بلکہ ہر بات سے خدا کے منہ سے نکلتی ہے کہ  
 دیکھئے کہ اس جگہ حضرت مسیح کی فوقانی سے فرماتے ہیں کہ میں تو ایسا شخص ہوں  
 کہ جو خدا سے پیدا ہوں لہذا میں خود بھی کہتا ہوں کہ میں ہوں ہر ماں  
 اپنے کو شخص بتاتا ہوں اور خدا کے حکم تک کہ کہتا ہوں کہ کہ اپنی طرف سے  
 حضرت مسیح تو اپنے عزیز شاگردوں کو بھی اپنے باپس ہاتھ بٹانے کا اختیار  
 نہیں رکھتے تھے کہ وہ کہہ سکے خداوندی کی تعلیم علیٰ اللہ کہ خداوندی ہی تھا  
 جو تم میں چلے ہو یعنی سو اے اُس واحد لا شریک کے کوئی خدا نہیں ہے  
 یہی کہ تم میں کی انجیل بنام آیت میں لکھا۔ اب حضرت مسیح کا اپنے حق میں  
 کیا قول ہے چنانچہ دیکھو متی ۱۶ کو اور میں سے تعصبات کی اظہار

میں آکر پہننے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہیں جو ہیں آدمیوں کو  
 کون ہو گا؟ اسے میرے عزیز ناظرین اس سے بڑھ کر کیڑی سب سے ہو گئی ہے  
 سچ اپنے آپ کو ملک آدمی کی ان خیالات کرتے ہیں یہ تو کہیں ایسا سوال ہے  
 کہ اگر کوئی ایسی شخص ہو جس کی لکائیہ میں جہاں سے تو عام لوگ وہ کیڑی  
 شان و شوکت کو دیکھ کر کہیں کہیں کہیں ہے کہ کوئی نواب ہے یا کسی گھڑ  
 ہے یہ کہیں ہے وہ شخص اپنے تئیں بھی سے دریافت کرے کہ وہ کیا ہے  
 میرے حق میں کیا ہے جو مال میں ایک نام کیا ہے وہ لوگوں کا گمان  
 کیا ہے اس کے سچ اپنے شاگردوں کو کہتے ہیں کہیں جو حضرت ہیں آدمیوں میں  
 آدمی کی فعل سے ہوں لوگ یہ گمان کرتے ہیں لوگوں کا گمانی ام سوت یہ  
 تھا کہ کوئی بوجھ تھا کہ کوئی ایسا کوئی بڑیاں یا آدمی کوئی ہیں جو جب  
 ہر گز حال کے آدمی ہی انکو اس وقت ہی ہی جتنے تھے نہ کہ

یعنی حضرت سچ نے صاف صاف فرما دیا کہیں صرف ہیں آدمیوں میں اب  
 جو مال کہیں شخص یا جو آدمی وہ قدر جو تپ ہی بیان کر دے تو وہ ہزاروں کو  
 اس کے لئے میں کیا گزرتا ہے اس کی بات کا یقین نہ کیا جاوے تو اس کا کام  
 اسکو جو خیال کرتا ہے پس حضرت سچ کو سوائے ہیں آدمی کے خدا کا چنا  
 اتوم ثانی کہنا حضرت سچ کو رساؤ اور جو آدمی وہ فری کہنا ہے تاکہ کام طاعت  
 نہ پکڑے اب ہم حضرت سچ کے شاگردوں کا حال کہیں کے حق میں سے رکھتے  
 تھے اپنا ناظرین کے واسطے بیان کریں کہ کوئی کہہ جو وہ کسی کی جہاں کی نسبت  
 انکا ایمان نہ آیا تو ہی میں کہتا ہے

راز شاگردوں کا ایمان حضرت سچ کے حق میں کیا ہے  
 چنانچہ وہ کہہ ہوں کے اعمال کی کتاب ہے یہ سچ نامی ایک مرد تھا جو

خدا کی طرف سے ہونا چٹا ثابت ہوا۔ دیکھئے حضرت مسیح کے شاگردوں کو ایک مرد  
 کہتے ہیں، اعلیٰ لگا ہوا خدا کی طرف سے بیان کر سکیں تو مرد ہی ہے جو  
 روح اور جسم کا نام لے گا اسے اسی پروردگار خدا کی طرف سے ثابت کرتے تھے  
 یہ کہ انکے جسم کو قبول تمنا ہے کہ وہ مسیح سے ثابت کرتے تھے جس سے ثابت  
 ہوا بلکہ مسیح نامی صرف ایک درجہ ہوا خدا کی طرف سے ہونا تو ثابت ہوا ہے  
 یعنی وہ ایک طرف سے ایک بنی ہو کر کچھ ہے پاس آ کر وہ صرف ایک مرد تھا  
 کہ خدا۔ پھر دیکھو یہاں فرشتی پرچہ ایک کتاب ہے کہ کوئی خدا نہیں مگر ایک خدا  
 جو سب کا باپ سب کے اور سب کے درمیان اور تم سب سے ہے۔ اسے  
 مسزین دیکھئے شاگرد وہی کہ خدا کہتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کوئی اور مرد  
 خدا نہیں یعنی مسیح یا وہ کوئی خدا یا خدا کا اتنا نہیں۔ صرف سب کا باپ  
 مسیح کا ایک نام ہے تاکہ یہاں کا باپ صرف خدا ہی ہے۔ سب سے حاضر و ناظر  
 مسیح کا کوئی دیگر لگا نہیں کہ وہ بھی حاضر و ناظر ہے بلکہ صرف وہ ایک ہے  
 جیسے کہ ایک ہی نام پر چلا ہے پھر دیکھو مرقس پہ ایک خدا جو سب کا باپ کہ  
 سب کا اور ہر دور کے درمیان اور تم سب سے ہے۔ دیکھئے کہ یہ وہی خدا  
 حضرت مسیح کے حق میں کیا صاف ہے صرف ایک خدا ہے۔ کہ مسیح خدا ہے۔  
 پھر یہاں پطرس نے افسی ہے کہ دیکھو۔ ہمارے خداوند مسیح یعنی اللہ کا خدا ہوا  
 جو کہتے رہا پھر مسیح کے شاگرد خدا کو جیسا پہنا تھا پہنتے ہیں ویسے ہی پہنا  
 اور استاد کا بھی خدا لکھ کر مذکور کہتے ہیں مگر با فرض مسیح خدا ہوا تو اس کا خدا  
 کیوں کہا نہیں چھتینوں طریق سے اول خدا کے فرماں۔ دوسرے مسیح کے فرما  
 سونچ حضرت مسیح کے شاگردوں کے زبان کے اظہار سے ثابت کرنا چاہئے کہ مسیح  
 خدا تھا اور نہ ہی انہیں اللہیت کی کوئی جڑ تھی۔ پس ہم کسی طرح سے حق

کسی شخص کو نہیں کہ سکتے بلکہ وہ صرف ایک بندہ اللہ کے ہیں۔

وہ سب ایک نفی الوہیت مسیح عقلی و نقلی بحث کو آحضرت مسیح  
الوہیت ہے۔ پہلے باب میں اپنے صرف عقلی و نقلی بحث کو آحضرت مسیح  
کے ہیں ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اب ہم عقلی اور نقلی طور پر دیکھیں گے  
کہ آیا حضرت مسیح میں الوہیت ہے یا نہیں۔ یاد رکھو کہ الوہیت کہہ سکتے کم سے  
کم صفات ذیل کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) واجب الوجود اور تخلیق بالذات  
ہونا (۲) قادر مطلق ہونا (۳) سرور ان ہونا (۴) جامع صفات کا کمال ہونا کسی کا  
محتاج نہ ہونا۔ پس اگر انیس کے کسی ایک کی نفی ہو گئی تو واجب الوہیت  
کی نفی ہو جاوے گی۔ اب ہم حضرت مسیح کا ان ہر صفت سے عقلی  
ہر ثابت کر دکھائیں گے۔

راوی (۱) وہ تخلیق بالذات نہیں۔ دیکھو ہونا کی انہیں پیش کر رہے ہیں کہ  
باب ربی خدا کے لیے یہاں کہیں! آپ گزندہ ہوں۔ پھر صاف صاف کو دیکھ  
باب ربی خدا کے لیے یہی ہے (نہ کہ کوئی دیا ہے کہ نہیں زندگی نہ کہ۔  
بہر تقدیر سرافرازی و ستارہ کوئی خدا کی قدرت سے جتنا ہے۔ اب مذکورہ  
بالذات سے کونہ صفت اور صفت ثابت ہو گیا ہے کہ مسیح ہرگز  
تخلیق بالذات نہیں وہ تو پکار پکار کے کہے ہیں کہ خدا نے جسے چاہا ہے۔  
اور میں خواہے زندہ ہوں انہوں نے نہیں کہا کہ آپ زندہ خدا دنیا  
میں آیا ہوں بلکہ یہ خدا نے جو زندہ ہے جسے چاہا ہے اور میری زندگی جو  
ہے وہ صرف خدا سے ہے نہ کہ میری اپنی طرف سے بلکہ میں خدا کے زندہ  
ہوں حضرت مسیح کے کہیں ہی نہیں کہہ کہ میں زندہ خدا آیا ہوں (۲)  
نہ ہی کہہ کہیں آپ کے زندہ ہوں۔ پس میرا آنا اور زندہ رہنا صرف خدا



کے حکم ہے۔ یہ میری کوئی باطنی خواہش ہے۔ حضرت مسیح کے اس قول سے یہی  
 ثابت ہوتا ہے کہ میں جو زندہ ہوں صرف خدا سے زندہ ہوں بلکہ سانس  
 آئندہ کی یہی کچھ چیز ہے کہ یا آویگا یا نہ آویگا کیونکہ وہ صرف انسان ہی تھے مگر  
 ان میں کچھ یہی الوہیت تھی۔ لہذا کہ اپنی زندگی کی واسطے خدا کی حق جگہ نہ ہوتی  
 بلکہ کہا جاتا کہ میری زندگی میری الوہیت سے ہے وہ پیغمبر تھے، اہل ایمان سے  
 جانتے تھے کہ لوگ بلکہ خدا یا خدا کا (الکرم) کس کے صاف صاف الوہیت  
 سے نکلا کر دیا تاکہ خدا کے سامنے، چنانچہ وہی خلیفہ مسیح جاوے۔ مگر  
 چراک اسے حضرت مسیح نے بہت صفائی سے الوہیت کی اپنی آپ ہے آپ ہی  
 کو دی چھری لگائی باطنی قتل کی کمی کے باعث اذکار الوہیت میں ایٹ  
 دیو کے کو یہ اسکا اپنا تصور ہے۔ کہ حضرت مسیح کا۔ اپنے بیٹے کو جس کو اگر آپ  
 میں زندگی رکھے۔ (جنگ عیسائی مساجد) جو کہتے ہیں کہ مسیح نے کہا کہ  
 اپنے جسم کی بابت کہا کہ میری جسمانی زندگی اسد کیرف سے ہے یعنی مسیح  
 اپنے جسم کی بابت کہتا ہے کہ الوہیت کی بابت ہم پر چلتے ہیں کہ اگر ہم  
 حال دیکھیں یہی اگلی دہائی کی خاطر ان ہی یا ہمارے کو مسیح کو کہتے  
 کے کیا حادھی کہ میری جسمانی زندگی میری الوہیت سے زندہ ہے یعنی کہ جو  
 میرا جسم ہے وہ میری الوہیت سے زندہ ہے۔ یہ کہہ لوگوں کو کہیں کہیں  
 میں ڈالتا تھا کہ میری زندگی خدا کے حکم سے ہے جسے کہ کل جہان کی  
 زندگی خدا سے ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ آپ صرف ایک زندہ خدا کے  
 تھے مسیح اپنی زندگی کی واسطے خدا کا محتاج ہے اور جو کتنی کہتے تھے وہ کوئی  
 بھی کیوں نہ ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ مسیح کو نہ خدا ہو سکے ہیں۔ اگر مسیح  
 موجود زندگی کے واسطے خدا کا محتاج ہے جیسے کہ درحقیقت ہے تو یاد

۴۸

رکھنا کہ سائنس آئندہ کی بہت سی انگوٹھیں خبر دے گی کہ آؤ گے یا نہ آؤ گے۔ پس  
 اس سے ثابت ہو گیا کہ ایسا سائنس کا بھی اختیار نہیں رکھتے تھے جو آئندہ  
 ہی آئندہ نہ رکھنا ہو وہ خدا کی فکر پر محتاج ہے۔ اگر یہ خیال کیا جاوے کہ وہ  
 آئندہ کی آیت بھی جیسی زندگی کی بہت کہتے ہیں تو بھی انسان ہی ثابت  
 ہو سکے کہ وہ سائنس کی کل مخلوقات آئندہ زندگی کے واسطے خدا ہی کو  
 محتاج ہے پس سچ ہر صورت کے واسطے ہی سب سچ خدا کی قدرت سے  
 جیسا ہے جیسے سارا بچاؤ خدا کی قدرت پر ہے اور جو خدا کی قدرت  
 سے جیسا ہے وہ مخلوق ہے خدا نہیں پس سچ کیے خدا کا نام لگاتے ہو گئے  
 ہیں کہ رنگ زبان سچ حضرت سچ کو خدا نہیں ہونے لگی ہے مگر سچ خدا ہے  
 تو ایسا کہنے سے انکو کیا حق تھا کہ اس اپنی قدرت سے زندگی ہی  
 آسانی زندگی پوری اور بہت سے زندہ ہے۔ یہاں بچے کہ آپ کے پاس ہیں  
 یہ کہتے ہیں سچ صرف انسان ہے اور وہ خدا کی قدرت سے زندہ ہے اور  
 وہ آپ ہی ہی تو کہتے ہیں کہ صرف خدا کی قدرت سے زندہ ہوں۔  
 پس ثابت ہو گیا کہ آپ سچ ہیں مگر ہرگز قائل بالاشد ہونے کی صفت نہ تھی  
 پس اس کے نہ ہونے سے اللہ کی تعریف ہوتی یا نہ ہوتی؟  
 اور وہ کہ نہ وہ قادر مطلق ہی نہیں۔ زندگی جسکی کمال اور اس کو جس  
 طرح کی آیتا ہوں کہ میں آپ سے کبھی نہیں کہتا کہ آپ کے کہتے ہیں  
 کہ میں کہتا ہوں کہ آپ سچ ہیں۔ یہی خدا ہے جسے سچ کہتے ہیں۔  
 اب یہ معلوم کر لیتے کہ یہ ان کا کہنا قادر مطلق کے ہو سکتے ہیں یا نہیں  
 ہیں۔ حضرت سچ تو یہ فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں اور کہتا ہوں کہ  
 میں سچ کہتا ہوں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میں سچ کہتا ہوں

گناہ کی کم روں کو ان گناہوں پر جیسے کسی نے کیا خوب حد مقرر کیا۔  
 میری خیانت بظاہر است و جنوں بھی گویں گویں کہ اس کی نہیں دیکھ تو حوت  
 قادیان مطلق کا نام ہے جس کی نہیں کر سکتیں یا دیکھ کریں قادیان مطلق۔ مطلق  
 نہیں ہوں میں حوت بھی کہوں جو خدا نے مجھے سکھا یا وہی باتیں کرتا ہوں  
 جو خدا نے سکھائی ہیں ان کی کوئی شکایت نہیں۔ وہ جگہ بھی معلوم کرنا خالی از  
 ثانیہ بہو کا کس نے کس جگہ سب کہہ دیا تھا یا آسمان سے نیکو کر آئے  
 تھے یا سو سال تک زمینیں لکھا تھا تھا۔ سوال یہ کہتے رہے ہونگے  
 کیونکہ سو سال کے ہو کر آپ کے دعویٰ نبوت کیا تھا اسے پیش اس ملک کے  
 قانون کے مطابق ثابت تھے۔ کیونکہ وہ شیطان سے آراستہ تھے تھے نہ  
 پہچان سکے تھے ان کو دیا ہو گا پھر کہی ہو کہ نہ جو وہ ہر وہ حالت میں غلط  
 پہچان سکے تھے نہ ہونگے؟

اگر انہیں اویسیت تھی تو قادیان مطلق تھے تو کیوں یہ نہ کہا کہ میری انسانیت  
 نے میری اویسیت کو ختم کیا۔ اب میرے سرخو ظہریں انہیں کو کس  
 طرح سے جتاؤں کہ آپ موت لکھی تھی۔ میرے ناظرین جو پیشانی میں  
 یہ صاف فرمائیے کہ خدا کی کسی سے پہلے کا حکم ہوا ہے پھر وہی جیسا ہی ملتا  
 کہتے ہیں کہ انہیں انسانیت اور اویسیت ہو چکی کہ کسی ایک میں دو  
 تلواریں ہوں گی۔ یہ تو ٹھیک۔ وہ چلے کہ انہیں زبان چارویں گ  
 رہی ہے۔ ہٹ دعویٰ دیکھا نام نہیں تو قادیان کس کو کہتے ہیں کہ تنہا تنہا  
 جواب لے رہے ہیں پھر میری نہیں بتائیے کہ خدا کو کس طرح منہ دیکھا ہے  
 سوچ دو یہ وہ ان ہی نہیں بتائیے کہ جس کی کھل چلے گا اس کو اس گناہ  
 کی بابت سوائے آپ رسمی قادیان کے نہ فرمائیے اور نہ یہاں رہتی ہے

میں نہیں جانتا تھا۔ اس گھڑی کی بابت میں یوم الخیر کی بابت حیران خدا کے  
پرستوں کے ہیں اور میری مسیح یعنی کہ اس گھڑی کا علم سوا خدا کی ذات  
کے اور کسی اور کے نہیں۔ اگر کوئی گمان ہی کرے تو نہ اس کے ایک پیروں پر  
وہم ہے۔ پس یہ حال مسیح کو آئندہ گھڑی کا علم نہ تھا تو جیسا کہ اسی جہان کے  
واسطے بڑی وقت و محنت سے یہی گمان کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ بے وقت اور  
اللہ بے وقت پروردگار نہ ہو دیکھیں۔ وہ سچا سچ ہے کہ اس کے علم کو اللہ  
سے خالی کسی اور وقت میں نہیں سنے وہ کبھی کہ صرف اللہ کے وقت  
پر مسیح کی اللہ کی لگائی ہوئی گھڑی کو لکھ کر اس کی بابت دیکھا تو لیکن  
اس وقت جبکہ حضرت مسیح تیار ہو رہے ہیں اس وقت کہ وہ اللہ سے  
میں وہ اپنے ایمان کے خالی نہ تھے اس گھڑی کا علم سے کبھی جانتا  
نہ تھا کہ وہ یہ حال کہ آپ نہیں اللہ بے وقت کو سنے ہیں۔ پس آپ کو اب  
بڑی وقت پہنچی ہے کہ کیا کر گئے اب سنے اس کے کہ اللہ بے وقت سے  
انکار کر دے اور کہیں ہو سکتا ہے آپ کے ایمان کے خلاف سچ ہے وہ  
کبھی اور سچ نہ ہو گا کہ کبھی نہ ہو گا۔ اگر کوئی نہ بدستی سے کہے  
جاوے گا تو ہم وہ نہیں اس میں کسی نہ بدستی آپ ہی صاحبان کے واسطے  
بے وقت ہے اور یہ خدا کی ذات کو کہیں ہو سکتا ہے کہ اسے ہر دو دن میں  
کہ ہر وقت میں یہی ہو کر رہے۔

پس جبکہ حضرت مسیح اپنے واسطے ایسے ایسے الفاظ بیان کر رہے ہیں جو ہر  
انسان پر صادق آتے ہیں جیسے میں اللہ۔ بچے اور میرا اور آپ اللہ  
کر رہے ہیں جیسے کہ آپ اللہ ہیں آپ اللہ سے کہہ نہیں سکتا  
پس اللہ میں۔ اور میرا اور آپ اللہ میں آپ اللہ سے کہہ نہیں سکتا  
پس اللہ میں۔ اور میرا اور آپ اللہ میں آپ اللہ سے کہہ نہیں سکتا

کہیں بیان کر دیتا ہے اور اپنے آپ کو محض ایک شخص ثابت کرنا ہے  
 تو یہ گناہ کی کیا سیڑھی مناجات کے دلوں سے کہ جس میں ہر دو مناجات میں  
 ایک باطل ہیں اور جس میں تو اور کیا ہے جو خدا کے واسطے کہ  
 ایک واحد انسان ہے کہ وہ کا ذاتی ایک جام میں قسم کر دیتا ہے کہ  
 عیسائی مسلمان اور کھو کر یہ سب کی عبادت ایک کا نہیں ہے اور میری آنکھ  
 اپنے قول سے ہر ذی آنکھ و دلوں کے پاس سے ثابت ہوتا ہے یہ صرف  
 آپ مسلمان کی تیر دہائی ہے اور اپنی من گھڑت کلمات سے کوئی اندیشوں کو  
 مخاطب ہونا ہے۔ یہ شخص تو ہی جب ان باتوں کی ادب کا نہیں لیتا ہے وہ تو  
 اس سے گریز کرتا ہے۔ اگر نہ خدا کو خیال کرو گے تو یہ خدا کا قسم  
 سفر کا ہے کہ آئیں ہر دو مناجات میں وہ کا از بانی ہے خیال کی گئی  
 شخص کی بات کو جان کر کہے کہ میں اس کو نہیں جانتا کہ وہ وحییت جانتا  
 یعنی گویا وہ ایک کلمہ ہے اس گویا کی بات جانتے تھے کہ خدا کرے  
 اگر وہ جانتے تھے تو اللہ انہوں نے لوگوں کو دیکھا دیا۔ یہی کہ اگر سچ  
 یہ کہے کہ میری اہمیت جانی ہے میری اہمیت نہیں جانتی رہے کہ  
 عیسائی مسلمان کا ایمان ہے کہ اکیلا ہے جانی نہیں لیکن انسان نہیں  
 جانتی تھی یہ تو ایسی بات ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دیکھ کر کہے کہ میں  
 جانتا ہوں تو میری کو خبر نہ کہ ان سے کہے کہ یہ کہے کہ میرا جسم اس بات  
 کو نہیں جانتا میری من جانتی ہے کہ یہ کہے کہ میں اس کو نہیں جانتا  
 کہ جب لوگ جانتی ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا کہ میں اس کو نہیں جانتا  
 کا یہ من ہے تو وہ کہے میری من جانتی ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا  
 ہے تو ایسے شخص کی پاکیزگی اور صداقت بالحق کی نسبت آپ کی گویا ہے

پس حضرت مسیح مریس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خود کے اقوام  
میں سے ایک طرف ایک پتھر اٹھائے گا جس سے پھر آپ صاحبان قوم سے  
بتائیں تو آپ کو بھی ہمدانوں کے ہاتھ لڑھکھڑکتے ہیں ہاتھوں کی زبان ہمارے  
انتظار میں نہیں رہیں گے اپنا سب خدا کو دینا ہے ایک طرف عیسائی  
صاحبان چھپیں کہ جو کچھ کہیں ان کو خوف ملے نہیں کیونکہ ان کے دل پر  
کوئی کسب علیہ پر چڑھ گیا ہے (میں نے ان کو کوئی خوف نہ خطرو نہیں خواہ  
بکھری یا کبریٰ کوئی بات نہیں ہے) یہ بھی ان کو کسی بھی ٹوکنا ملتی ہوتی ہے  
وہ صرف اپنے بے گناہ کے ہذب لوگ نہایت نفی نہیں وہ کسی  
قسم کا خوف خطرو نہیں خواہ کوئی رنگ رنگ کریں وہ کوئی نہ کی تو خدا کی طرف  
نہیں ڈرے کیا ہاں پس ہر کھانکوں ساری باتوں کا جواب ایک کلمہ  
ہوگا ہاں میں عرض کروں کہ میں علیحدہ علیحدہ ہو جائیگی۔  
اگر بالکل سچ اپنی الوہیت اور ذاتیست میں ثابت کر دوں گا ہر حق  
و حق ثابت نہایت انگریزی ثابت کو ثابت ہے اس حد تک کہ اگر  
اسے گمان ہے جانیں جانیں یعنی وہ خداوند ہم خدا کا چکرار و توجہ  
تمام اکلدار الوہیت کیا جاتا انگریزی ثابت بشریت کے لئے اور دیکھتے  
کے تہاں ثابت کا جو ان کے قریب سے اور دیکھتے دیکھتے تھے ان کو چاہے  
و حق محض عقلی و دلیل نفی الوہیت مسیح علیہ السلام میں ان کے  
اعتقاد کے الوہیت اور ذاتیست کے جوہر کا تا جس حد تک میں علیحدہ کو خدا  
کہا جاتا ہے تو ہم آج کا ایک ملک پر غور کیا جاسے کہ جو خدا کا  
ہے اس سے کیونکہ ہر ملک اپنے خیر و خیر نہیں اپنے ان امور کا غور کرے  
نقل ہے۔ چون اجزاء سے وہ بنا ہے۔ اور نقل ہوتا یہ شان کبریا کی ہے

ہے کہ وہ تمام روح صفات کمال پاکیزہ میں نہایت کامل ہے اور وہ دنیا  
 سے پاک اور منہر ہے اور کتابی سے بڑھ کر اس ذات مقدس کے واسطے اور  
 کوئی ایسا عیب ہوگا جس ذات بخیل پر لایا جاسے۔ دوسرا اور اگر یہ  
 کہا جاسے کہ یہ جو کہ خدا نہیں کہتے ہیں بلکہ ہم عزت یوں کہتے ہیں کہ خدا ایک  
 بزرگ ہے اور مسیح کی نہایت وہ سارے جو کہ وہ خدا اس جزو انسانی میں  
 سما گیا ہے تو اس صورت میں بھی اس کے لئے یہی سخت نقصان لاحق ہوتا ہے  
 کیونکہ جب وقت ہم جزو انسانی کی تفسیر کریں گے تو کامل جزو الوہیت کی بھی تفسیر  
 ضروری ہو جائیگی۔ مثلاً یہ وہ صورت ہے کہ یاد رکھنا چاہیے اور وہ یہ ہے  
 کہ ایک جزو ہمارے تو دور حد کی تفسیر سے یاد رکھ کر اس کی تفسیر علیٰ ہر  
 صورت کو وہ حصہ بنائی گئی تھی اور تفسیر خدا ہم اور عبادت کی ہے اور ہم دور  
 حدود کو کر کے وہ ذات پاک اور منہر ہے چونکہ وہ ذات اور اس میں  
 ہے اور جزو ہے کہ تفسیر ہونے سے لازم آتا ہے کہ وہ تفسیر ہے۔  
 دوسرا نقصان اس صورت میں ہے کہ جزو الوہیت کو جزو انسانی نہ مانا  
 کر لوں گے جسے اور حد کے فکر اور فکر کیا ہے اور جو جزو عبادت و عبادت  
 ہے اس کی ابتدا اور ابتدا میں تھی کہ اچھا تھا اور اچھا کا کھانا اول تو الوہیت  
 کا کہ تفسیر ہی نہیں پھوٹتا ہے۔ علاوہ ہر بھی ذمہ ہے کہ خدا اگر جاسے  
 انسانی صفت مسیح میں پیچھے شکر اور وہیں سب کی تفسیر گئی ہے اس لئے کہ  
 متعدد وہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح سے درمیان میں خدا کا جس طرح کہ اس کا عالم سے  
 متعدد وہ ہونا لازم آتا ہے اور متعدد وہ ہونا ذات خداوند سے یکساں ہے۔ بلکہ  
 وہاں عیسائی عبادت میں سے ناز سے کہا کرتے ہیں کہ مسیح میں وہ وہ ذات  
 الوہیت و انسانی صفت مسیح و تفسیر۔ وہ صاحب ہے اس تفسیر کی بات ہے

کو تمام الوہیت کا ساہنا سچ میں فرض کر لیا جاوے تاہم اگر یوں کہا جائے  
 کہ کسی تک تمام الوہیت مطلق بلکہ یہ تصور تھا تو یہ لازم آتا ہے کہ الوہیت کی ختم  
 ہونے کی آہستہ سے پہلے ہی کوئی تھی۔ یہ کوہیت بھی بات ہوتی کہ حکو جسم  
 کی تخلیق کر چکی مگر وہی مٹ چکی تھی نیز اگر وہی مٹ چکی ہو تو اس کے بعد  
 کہ جزو الوہیت میں ایسا نہیں ہے جیسے خدا اور وہ جس کا ساہنا کیا گیا  
 تعلق ہے جسے شے ہو وہی اور جتنا ہے ہر گز نہیں مثلاً نزدیک ہو جو  
 کی یہ صفت ہے کہ وہ دست گیری کا اپنے آپ کو چاہے آپ ہو چکا اور جیسے  
 ہر چکا مطلق اس قسم کا نہیں ہے کہ اگر کسی ذریعہ کے ذریعہ کے لئے ہے  
 تو لازم نہیں آتا ہے آپ کے لئے ہر گز نہیں اور آپ کے لئے ہر چکا  
 تو اسے واسطی سے مثلاً اگر کسی کو گھبراہٹ ہو اس کی کر و فر و جسم کا  
 تو لازم نہیں آتا ہے کہ اس کی کر کے چلتے چلے جکے شے جس کے لئے  
 آجاء سے نہ تو شے کی شے ہی نہ کسی تو سے مراد ان ہم آپ کے لئے  
 یہ چلتے ہیں کہ آپ چلنا رہی ہو کیا یہ تمام صفات ہے کہ جو وہ  
 نہیں آپس میں بلکہ شے کے لئے ہے کہ ایک صفت اور صفت کا  
 وہ ہے تو جو وہ کے لئے ہو اگر اس کے لئے ہو اس کے لئے وہ تو  
 چیز کے جزو شے کی قابلیت نہیں بلکہ اس کے لئے کہ وہ اس کے  
 کے لئے ہو اس کے لئے ہی چیز کا وہ ہے جسے اس کا وجود وہی کے  
 وجود سے ہی قائم ہے کہ اگر وہاں کا وجود اس کے لئے وہ اس کے  
 چیز نہیں ہی مطلق فرض ہو صورت بڑا کا وہ ہے کہ وہ اس کے  
 بلکہ وہ کا وہ ہے وہاں اس کا وہ ہے کہ وہ اس کے لئے وہ اس کے  
 ہو گئی تو اب اس کو صفات شے میں ہی رہتا ہے اور جب وہاں ہو



[illegible]

اور یہ کہ اس کا ہونا ہی ناممکن ہے پس میں جو طالب نجات ہوں میں نے اپنی  
 نجات کے واسطے میں اپنی سنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع اور سربراہ موعود  
 در پہانی مانگتا ہوں۔

دوسرا حصہ۔ میں نے جان لیا کہ وہ سربراہ کی طرف پیر چلے گا اور  
 باطن کو ایک عیب خیز عالم کی طرف سے دکھائیں گے کہ وہ اسے باطن میں اپنے  
 حالات ذیل کریں اور کہنا ایسا ہے کہ اس عالم کی رحمت سے آپ کو فائدہ ہوگا  
 اگر فائدہ نہیں تو خداوند ہی کسی صورت سے نہیں ہوگا۔

راہ یہ کہ خداوند صبح کے خدا کے آدھی رات سے پہلے نہاد رعد بٹے جو تھے  
 وہ کس قسم کے تھے یہ خدا ہم اپنے باطن میں پھر شریعت اور اس کے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا ہے یا نہیں اور یہ بھی کہ اس عالم کی رحمت سے  
 کہ خدا کی رحمت سے ہے یا نہیں اور یہ کہ شیطان کی طاقت کہاں ہے  
 اور خدا کا فریب اور وہ سربراہ کو فریب دینا اور خدا کا اپنے حکم سے  
 لوگوں کو ہٹانا کہ انہیں حکم نہیں ہے بلکہ سربراہ اور خدا کو سربراہ اور خدا  
 شیطان کا کہا اور کہ وہ خدا ایک گناہ کے بدلے آدھی رات گناہ آپ کرنا  
 اور خدا ان کو اور بدوں میں تیرنا کہ اسے قبول چاہے پیار کرنا خواہ وہ بڑا  
 ہی کچھ نہ ہو دے دے کر کئی اور بدی کا انہیں بلکہ اس کا پیارا یعنی برائی  
 پر موقوف ہے نیکانے بلکہ یہاں تک کہ پانچویں پانچاویں۔

اور خدا کے خداوند صبح کے آدھی رات سے پہلے میں دیکھ رہا ہوں کہ کتاب جو تیرا  
 موعود کی کتاب کی پہلی جلد ہے ہے جب وہ آئیں اور آدھی رات سے پہلے اور  
 میرا یہ پیرا ہو میں تو خدا کے روشن نے آدھی رات میں کو اچھا کر دے تو ہوا  
 ہیں اور ان کے بدوں سے جسے جو ہندوئیں اپنے لئے جو رٹاں نہیں۔

اب دیکھئے کہ اول تو یہ بات ہے کہ میرا بی بی محمد حضرت مسیح کو جس کو اب ... دیکھا  
 ہوئے بیٹا جیسا کہ مسیح جیسا کہ لکھی چیز سال پہلے سے خدا کے بہت سے بیٹے دیکھا  
 چلے آئے ہیں اور مسیح کے لئے بیٹا کوئی غریبی کی بات نہیں کہ کوئی خدا کے  
 بیٹے مسیح سے آگے ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ کہ وہ بیٹے کرتے کیا ہیں۔ آدھی کی  
 بیٹیوں کو لیتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں بچے باعث خدا کہ تیرا دل ہو کر نوح  
 نبی کے وقت طوفان سے بچا رہی ہو۔ لیکن کے برابر کئے جلتے ہیں۔ جو دیکھا  
 آدمی کی بیٹیوں کا کیا قصور تھا یہ تو صاف بات ہے کہ خدا کے نزدیک لوگ اگر  
 کسی غریب کی لڑکی کو میرا لے لیں تو اس کا کیا بس چلتا ہے۔ لیکن خدا کے چوکا  
 متاثر آدمی بچا رہے کیا کرتے یہ تو خدا کے ہی بیٹا سے کہ جتنے پائے جتنے  
 دیکھا ہیں۔ اگر کوئی بادشاہ یا حکم کا لڑکا کوئی بیٹہ کر کے تو اس کو لڑکی کہ نہیں  
 کہہ سکتی۔ خیر لڑکی بادشاہ انصاف پسند ہو تو اپنے لڑکے کو ایسی ایسی نکالتی  
 پائے کہ لڑکا ہے۔ لڑکا لڑکی کی لڑکی کو پائے جیسے کہ طوفان کے وقت میں جو  
 کے ساتھ آدمی کی بیٹیاں تھیں خدا نے انہیں معلوم ہوتا ہے کہ صرف خدا کے لئے  
 ہی لڑکے تھے لڑکی ہی لڑکی ہیں۔ لڑکیاں ہیں تو خدائی وہ لڑکا لڑکے جیسا  
 نہیں کہ وہ کس قسم کے بیٹے تھے۔ لیکن جو دیکھا بیٹیوں کو لڑکیاں نہیں  
 کی اولاد سے لیتے ہیں۔ خیر اگر کوئی بیٹہ لڑکا ہے کہ حضرت مسیح سے  
 لڑکا ہے۔ لیکن اگر اس خدا کے بیٹے ہی خدا کے بیٹے تھے۔ لیکن اگر لڑکی کی اولاد  
 خدا کے بیٹے انے جیسا کہ لکھی قابل کی اولاد آدم کی لڑکیاں تھیں حضرت مسیح خود  
 خدا کے بیٹے ہوئے۔ لیکن کہ وہ میت کی نسل تھے اور وہ آدم کی نسل کے نام  
 مشہور ہیں۔ اب جو موجود کو دنیا سے دیکھی ہی کی اولاد وہ ہیں۔ لیکن خدا  
 کی رو سے تمام نبی آدم خدا کے بیٹے بیٹیاں ثابت ہوئے پائے ہوئے۔

[illegible]

کہ نہ کچھ شے میں ہم تو انکو اکل غرق ہم کی نسل میں سے جانتے ہیں ۔

دوسرے حضرت مسیح نے شیطان کے عمو کی نسل کی ہے کہ نہیں اور اس نسل میں ہم  
 میں خدا کی بھی کچھ شے کو لائی جاتی ہے اگر نہیں اور یہ کہ شیطان کی طاقت  
 یہاں تک پہنچا چکا ہو کہ جس کی آہل ہر شے تک پہنچا پتے ناظرین کی خاطر  
 نام عبادت لکھا ہوں ۔ یہ مسیح اس کے دیکھے بیاہن میں لا گیا تاکہ شیطان  
 اُسے آزما دے اور جب چاہیں وہی آہل نسل ہات روز خدا کے چکا اخیر کو  
 برکھا ہوا تب آزمائش کریں گے اُسے کہ کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے  
 تو کہ یہ پتھر وہی بن جائے ۔ اُسے جواب میں کہا کہ اگر وہی ہوتے وہی سے نہیں  
 بلکہ ہر بات سے جو خدا کے کلمہ سے نکلتی ہے جتنا ہے ۔ تب شیطان اس کو  
 تختہ پھیر دیا اپنے ساتھ لے گیا اور پہل کے کنگرے سے پہلے کہ کہ  
 سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو یہ پتھر جس جگہ گرا دے گا تو گرا لکھا کہ وہ پتھر  
 لئے اپنے فرشتوں کو حکم کر لکھا کہ وہ سے لکھا کہ ان کو ادھا بیویں گے  
 ایسا نہ ہو کہ تر سے پاؤں کو پتھر سے نہیں لگے یہیں لگے اُسے کہا کہ یہ بھی لکھا  
 کہ تو خدا کا بیٹا ہے پتھر خدا کو مت لکھا ۔ پھر شیطان اُس کو ایک اونچے پہاڑ پر لکھا  
 اور دیکھا کہ ہماری اور شاہین کو دیکھا کہ ہماری شاہین کو دیکھا کہ اُسے دیکھا کہ  
 اور اُسے کہا کہ اگر تو لکھا کہ وہ دیکھے کہ یہ لکھے کہ وہ سے لکھا کہ اُسے لکھے اُسے  
 کہا کہ سے شیطان وہ دیکھا کہ لکھا کہ تو خدا کے سوا کسی دوسرے کو بھڑ  
 نہ کرنا ۔ اب یہ دیکھا کہ کہ کیا حضرت مسیح نے شیطان کو لکھا کہ ایا نہیں ؟ کہ جو  
 پہلے ہوائ کے بعد کہ حضرت مسیح مقدس شہر سے یہ دیکھا کہ اور فرشتوں کی  
 کائنات نہیں کی بلکہ پہل سے بہت مقدس کے لکھا کہ یہ دیکھا کہ کہ  
 لکھا کہ صاف لکھا کہ کہ شیطان اُن کو لکھا کہ صاف لکھا کہ

[illegible]

کر لے گا۔ یہ نہیں تو جہ سے اُسکو کم ہے کہ جتنا تو کہا جوتا ار سے بھار تو دیا  
یا اُسکی باطنی جہتوں اور شان و شوکتوں کا ایک ٹکڑا اور تیرا تقدیر کیا ہے کہ کسی کو  
ایک درخت کی جتنی بھی دیو سے یہ تو بہ کہ میر ہے یا اوندھی اسی تو اس جہت  
کے لحاظ سے کہا جوتا یہ سب کچھ خدا کا ہے اور شان و شوکتیں اور بادشاہتیں  
خدا کی ہیں اور سچے کمال کا ہے اور اُسکی کوئی چیز یا کسی بھی خدا کی ہی پاسی ہے  
کون رہا بھی ہے کہ کسی کو کہہ دیو سے۔ **اسلام** ہی سے حاصل رہے جس  
صاف ثابت کر دیا کہ اس دنیا کا مالک **مولا علی** ہی ہے۔ چکے ہاتھ میں سب  
دنیا کی شان و شوکتیں ہیں۔ پس بوجہ بیان مولا علی کے اس دنیا کی کوئی  
صرف مقصدوں ہوں سے جو ہے ہی کر دے اسے اس کے چکر واسطے  
نہ اختیار ہے۔ رہے تو یہ میری کہی یا میری یا مذہب جو ہے اس کا حکم ہوتا  
ہاکی اس سے کہ سوائے بے شک کہ وہ گناہ گوں کو بھلا کر ہے۔ اب کمال ہے  
نہ گورہ بالا حالہ کہ میں آپ ہی کے مقصد پر چھوڑتا ہوں۔

(۳) یہ کہ خدا فریب دیکھا اور فریب کرنا ہے۔ چنانچہ دیکھا اسے اس چکر  
تک میں صرف ۱۹ آیت ہے۔ **تک** لکھ کر دیکھا وہ ہے۔

پھر گئے زمینی یہ کائناتی سے کہا کہ اس کے قہر کا وہ کہ جس کو سنوئیں نے خداوند  
کو اسکی کرسی پر بٹھے دیکھا۔ اور اسانی سے لکھا کہ اس پاس اُسکے دیتے ہاتھ  
اور اسکے بائیں ہاتھ کا قہر اور خداوند نے فرمایا کہ اس کو یہ ایک ہاتھ اور  
حق کو تو فریب دیکھا کہ وہ چھوڑ دے اور حالت دیکھا کہ اس کے ساتھ کبوت  
اُس سے زمین مارا چاؤ ہے۔ تب ایک واسطے سے ۱۱ اور ایک اس طرح سے  
اسوقت ایک سو کل کے خداوند کے ساتھ آگے چلی اور بولی کہ اس  
تذلیل و ذل۔ پھر خداوند نے فرمایا کہ اس طرح سے وہ بولی میں رہا نہ ہوگی اور حق

[illegible]



بائیں اور خلق خدا کی شان کہ خدایان جو مکتبی ہیں وہ برگز برگز نہیں ہوا اخیر  
 اس قسم کی تصویر کے ماتے سے گریز کرنا ہے ہم تو خدا کی رحمت سے بالفاظہا مستفید  
 کہ خداوند عالم کی شان کی گت پر اس سے کیا اور کیا میں وہ حکیمانہ کہے کیا سنتے  
 نہایت اعلیٰ حالت میں رہنا ہے (شورہ باعد سے)

(۴) خدا کا اپنے حکم سے آپ کو ان کا قیام حکم نہ کریں پھر ان کو بارگاہ  
چنانچہ دیکھو تاریخ کی کتاب میں باجگاہ کیا ہے کہ جبکہ حضرت حال اعلیٰ ہم بیت  
ناظرین کریں گے۔ یہ حال یہ سطر سے ہے کہ جب قوم اسرائیل ملک مصر میں تھی  
تو حضرت موسیٰ کو خدا اور جبکہ پھر ہر لفظ کیا اور اس کو حکم دیا کہ تو فرعون کے پاس  
اور ہر اس کی غلامی سے میری قوم اسرائیل کو چھوڑ کر لے آجنا کہ حضرت موسیٰ کو  
ساتھ لے آجوں اور فرعون کے خزانے ملک مصر میں فرعون کے پاس لے آجوں۔  
ساتھ ہی یہ کہیں کہ فرعون تم کو جانے نہ دے گا کہ تم کو میں آپ اس کے دل کو سخت  
کر دے گا کہ وہ میری بات نہ مانے نہ مانے نہ مانے وہ ہر حالت میں نہ مانے نہ مانے نہ مانے  
کیونکہ اسے قہر ہے کہ وہوں کہ اسے موسیٰ کہہ کہ تو فرعون سے جا کر کہو کہ میرے  
بیٹے اسرائیل کو جانے دے گا کہ اس کی بیوی بیٹا ہے بلکہ یہ تو تھا بیٹا ہے اس کو  
جانے دے گا کہ اس نے نہ دے گا تو میں میری بیوی کو جانے دے گا وہ فرعون فرعون

دیکھو خروج کی کتاب ۱۲ میں فرعون کے دل کو سخت کر دینا۔ پھر خروج ۱۴ آیت ۱۷ میں خدا نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ پھر خروج ۱۷ آیت ۹ میں فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ پھر خروج ۲۴ آیت ۱۰ میں فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ پھر خروج ۲۴ آیت ۱۰ میں فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔

اسکے دل کو سخت کر دیا بھلا اگر نروں بڑی تھی تو اسکو جو سزا دی تھی خدای  
 پاک نے سزا دی تھی کہ اسکو دل آپ کیسے دے دے سخت کر دیا تھا  
 کہ وہ اسکو دل سے بانی ہو کہ اگر خدا کے نبی حضرت موسیٰ کی نہ تھے یہ  
 کیا شوق ہے تو اسکو دل سے یاد خواہ اور تانہ خواہ لو اب چھوڑ آباد و کن و ان  
 مصالح ہوا ہے کہ خدا خواہی ہے چھوڑا اور نگہ نیب کو خراج دیا کرتا تھا اور وہ  
 کو لڑائی کا شوق ہو کہ تو ایک دفعہ کو چھوڑا کہ تو تانہ خواہ اس جگر بخل  
 طلب کرو غیور ہوا و اسکو قتل ہوا کہ اسکو چھوڑا کہ تو تانہ خواہ اس جگر  
 تانہ خواہ کو سخت شست افلا کہ تانہ خواہ اسکو چھوڑا کہ تو تانہ خواہ اسکو  
 کی بھلا تو اسے اور لڑائی شوق ہو چکا ہو۔ بھلا تو اسکو کیا شوق تھا کہ ایک آدمی کا  
 دل آپ کی سخت کرے اور ہر اپنے سہرات و اپنی ہوا کے واسطے اسکو  
 کہ اسکو دل پر نظر کرے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 بخل ہے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 کسی کا دل اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 ہی بھلا تھی نہیں کی۔ وہ کو شوق ہے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 بھلا تھی نہیں کی۔ وہ کو شوق ہے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 خوش یکت خدود خدا کیوں دیا تانہ خواہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 کیا اور اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 یا اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 اچھا تھا یا بڑا خدا کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 سنت کرتا۔ اگر اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو  
 تو خدا اسکو جو سزا دے اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو دل پر نظر دے کہ اسکو



[illegible]

جسکی ہر طرف سے دی گئی ہے جو کل دو کروں کے آگے اور ملانے والا ہے  
مادر و پاپا ایک ہی دن میں بکام کر لیتا تھا اس جنگ موت کے بعد سے خدا کی  
شان کے خلاف کچھ نہ تھا پھر دوسرا باب پہلی آیت شیطان خداوند کے آگے  
مباہر ہو خداوند نے شیطان سے کہا کہ کہاں سے تہا ہے شیطان نے خداوند  
سے کہا کہ زمین کے اوجھڑاؤ میں کچھ سیر کر کے آتا ہوں (ایسا معلوم ہوتا  
ہے کہ خدا نے کہا اس جیسے کہ کوئی خدا جیسا کہ اس کے پاس ہر طرف تھیں یہ  
سید غریب دیکھ کر ہلکا کرنا تھا جن سے یہ چڑھا جاتا ہے کہ کہاں سے آتا  
ہے) خداوند نے شیطان سے بولیا کہ کیا تو نے یہ سب سے پہلے روچے ہل کر  
کیا کر رہی ہے اس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہاں اور مسافر ہے اور خداوند  
دور تھا اور وہی نے دور رہتا ہے اس آج دو گئے کہ تو نے لکھا اچھا ہے کہ  
سب سب اس سے پاک کروں نہ حال کہ خدا شیطان سے ابھرا رہا ہے  
یہ سب اپنے قول کے خلاف سب اس کو پاک کرنا ہے تو حضرت کی کیا  
شیطان کے کہنے سے شہر میں اور مکہ کے کنگور سے پھاڑا رہا رہتا ہے  
تو یہی نہ اپنی اداست کو کے کہ شیطان نے خداوند کو سب سے کہا کہ کیا  
کے بعد کمال ملتا انسان اپنا سا اللہ کی ہاں پہنچا کر لکھ لیکن اگر اس  
بڑا ہو اور اسکی ہڈی اور اس کے گوشت کو چھو نہ تو دیر سے تہہ پڑی ہو  
کر لکھا خداوند نے شیطان سے کہا کہ تیرے دو تیرے کام میں ہے مگر خدا کی  
جانی جائے وہاں سے سب دیکھے خداوند نے ایک دلو کو غافل کر لیا  
پچان سے اس کو پاک کیا وہ شیطان کا کہا ان لیا ہوا جسے خدا اس  
دور ہوا پھر کہنے کی اس کے کہنے سے اس کی شامت الائی نہالی اسے چھو  
دیکھو اس کو دوسرا باب دیکھتے دیکھتے سب شیطان خداوند کے حضور سے

[illegible]

روشنی خدا کی گناہ کے عوض یا اسکو دیکر بننے والے اور بت سے گناہ  
 آپ کو دیکھتے ہیں کہ حضرت داؤد کا حال سہول کی کتاب دوسری پہچانے  
 اس سادہ حال کو میں ظہور کی خاطر تصریح سے لکھ رہا ہوں اگر تمام لکھوں تو بہت  
 کاغذ باقی رہے گا۔ بلکہ چھ لکھتے ہیں اور ایک دفعہ اپنے محل میں تھے  
 وہاں سے ایک عورت ساتویں سالہ بچہ لے کر آئی اور اسکو دیکر اسکو اپنے پاس  
 لے لیا اور اسکو حضرت داؤد کا محل پر لیا کہ اسکا خاوند جو کہ جکا ایک ہندو دار  
 تھا لڑائی میں گیا ہوا تھا۔ تب داؤد نے محل پر چڑھ کر اسے تباہ کر دیا  
 اسکو لے لیا اور اسکو گھر لے کر اسکی اہانت دی لیکن کہنے لگوں کہ اسکا  
 کیا کہ تمام قبیح لڑائی میں اور میں گھر میں جا کر رہوں یہ سب کچھ نہیں ہیں تاہم  
 نے جو کہ دیکھا تو اپنے عزیز پر آپ کو لائی میں تھا یہ کہہ کر گئی کہ اسکو کوئی  
 کہہ سکتا کہ اسکو دیکھوں ہے اور اسکا چہ خیر نہ ہوگا یہ تو وہ عورت ہے  
 تھی حضرت داؤد اسکو اپنے گھر لے آئے حضرت داؤد کو اپنے اس گناہ کی  
 خبر یہی پہلی کہیں سے لگائی ہے۔

چنانچہ اپنے دیکھنا ہے کہ اسکو لکھی ہے کہ اسکا گناہ ہے گناہ کرنا ہے اور  
 اسپر سزا کا فتوہ ہے کیا لگا ہے خدا کے جتنی کو کہہ کر توجہ اور داؤد کو اسکا گناہ  
 جتنا چاہے وہ ایک تیش لگا کر اسکا گناہ ہے اسکا گناہ ہے اور داؤد اپنے گناہ کو  
 مانگا ہے تب چوبی نے کہا اور فقیرا سائیں کہہ لکھیں یہاں یہ لکھو کہ تیرے  
 گھر سے کدی نہ جاتی رہی تو نے بلکہ فقیرا یہی کہتی تھی کہ عورت کو کیرا کر کے  
 مالک کو سزا دیا دیکھو سہول پہ خداوند میں فرماتا ہے کہ دیکھیں ایک مدت  
 کو تیرے ہی گھر سے کیرا تھا وہ گناہ اور میں تیری جوروں کو بلکہ تیری آنکھوں  
 کے شکریہ سے سامنے کو دیکھا اور وہ اس آفتاب کے ساتھ تیری جوروں کا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



یہ سچ ہے کہ جو خدا اور برکت کے واسطے اس کو بہت دیر لگا تو جیتو گیتو اپنی جان کی  
 قربانی کے بغیر نہ ملتا ہے۔ آپ نے فریب دیا یعنی آپ کی آپ  
 نے اس کے واسطے لگا دیا کہ کہ اگر وہ عیسائیوں کے باپ کے پاس جا اور بیٹے  
 کے لیے لگا دے تو کہیں نہ ملے گا۔ اور یہ تو بہت صاف تھا تو اپنے بدلے پر بیٹے کو  
 ایک اور لگا دیا۔ اور عیسائیوں کے باپ کے اس بیٹے کو لگا دیا اور کہا کہ اسے باپ  
 کے لیے لگا دیا ہے اور اس کے بہت دیر لگے تھے۔ یہاں سے کہا کہ کون ہے کہا کہ  
 میں تریشا عیسائیوں تو آئے کہا کہ اتنی جلدی تم کو لگا دی گئی یہ تو کہہ کر کہا کہ  
 تیرے خدا کے لگا دیں اور یہاں تک کہ اس کو چھوڑا اور کہا کہ اور تو یہ تو بہت  
 کی تو یہ وہی ہے جو کہ حضرت کو پہلوی سے آستہ ہی کہہ کر کہے تھے۔ یہاں  
 حضرت احق نے کہا کہ اور برکت دی یہ تو برکت یعنی یہ تو جیتو گیتو  
 وہ جہاں کی کہے اور کہا کہ آپ آئے اور کہا کہ کہیے اور کہیے  
 برکت دیکھ گات۔ احق نے کہا کہ وہ جو پہلے یہاں پہنچا کر گیا اور برکت  
 لگا کر کہ تھا تب وہاں کو پہنچا کر کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا  
 اور وہاں سے پہنچا کر کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا اور کہیے کہ  
 سونک دیا دیکھ اس جہاں سے پہنچا کر کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا  
 تب کل برکت لگا دیں کہ آپ کو فریب دیا آپ جیتو گیتو وہاں پہنچے تھے  
 تیرا ناما میں تیرے پاس چلے گئے۔ یہاں سے آپ نے آجادی ہی کی یہی  
 کہ آئے تیرے پہنچا کر کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا اور کہیے کہ  
 اور کہیے کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا اور کہیے کہ  
 کہ کہیے کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا اور کہیے کہ  
 کہیے کہیے کہ یہ تو یہ تو بہت دیر لگا دیا اور کہیے کہ

انجمن ہادی میں اسکا عکس پڑا اور بڑوں نے بچے چکرے دیتے اور چہرہ فرشتہ  
 لپٹا پکارتے کہ فریب دیکھ اور اپنے جہاں کی ولادت دیکھو وہاں سے لکھیں  
 اگر مل گیا تو اللہ کی باریاں کو چلوں، باوجود گئی تو بچہ دیا پھر سو گئے خدا کو  
 نظر آیا وہ کہا کہ اسکو فریب سے تھرتھرتے ساتھ یوں چنا خود بخود پیدایشن  
 ہوا تو ایک یہ کہ وہ بلا قصد و نیت کی یہ آیت حضور ہوتا ہے لیکن وہ بچہ  
 کی آیت ہے وہ ایک خدا میوے کو اسکو چاہتا ہے اور اسقدر برکات کے ساتھ  
 کہ اسے کچھ دانی نہیں چھوڑتا خیال کرو کہ اسکو بچہ کی ایسی حرکت کے بعد  
 برکات بھرا سے نکلتی ہیں حالانکہ میوے فریب کی گواہیوں چنا خود اس برکات  
 کی تصدیق کہ خدا علی اور بی کالی مل گیا وہ فریب سے کہ اسکو بچہ کی رضی  
 ہو وہ دیکھتا ہی کہوں نہ چھوڑتا خود یوں کا حال ہے آیت کو میں نے  
 سے کلمات ملتی اور میوے کے کلمات ہیں ہم کیا ہیں کہ اسکو بچہ  
 ہے اسکا وہ فرشتہ دیکھو وہ اس پر کہ فریب خدا کی ہے کہ اسکا ہے خود فریب  
 جلی ہوگے اس نام کا اسکو چھوڑنے کے خدا کے کہ اسکو میوے سے خدا کی  
 اور فریب کے کلمات جہاں کہ میوے کی برکات ایسی ہیں کہ خدا اس سے خدا  
 رکے اور میوے چھوڑنے اپنے وقت کے کہ فریب دیا اسکا سبقت دیکھو کہ وہی  
 اسو اسکو پلوں پہلے سے لوگوں کو روکے کہ خدا کو بے انصاف نہ کہوں  
 کہ ایسا نہ جھوٹا کہہ نہ کہو بے انصاف کہیں نہ کہیں سوچتی رہا تھا  
 اسکی طرحی کہ زور تھی ایسے لوگوں کو شری اور کی سوچا کرتی ہے کہ وہ بک  
 ہو چکا ہے کہ اسوقت تو شاید لوگوں کو یوں توں کر کے دیا یہ کہ اسکی  
 دیکھو وہ فریب سے نہیں ہیں میں علم ہے اسقدر وہی کہیں ہے کہ وہی  
 کہ وہ اسکا علم ہے کہ اسکی کوئی حق اور اسکو فریب نہ کہے پس ثابت

ہو گا کہ اگلے خدا کے ہاں کچھ شکی اور سیدی پر سزا یا جزا یا محبت یا عداوت کو  
 نہیں بلکہ وہ خدا ایسا ہے کہ اپنے پاک و جو کھداوت و اس کے کوکبت کرتا ہے  
 وہ کھدا ہی یک نام ہی کو نہیں بلکہ ہر پر کے فرزند کو دیتا ہے  
 تیسرا باب اس اس کے بیان میں کہ آیا تو ریت میں ہمارے  
 رسول کریم کی بابت کچھ پیش گوئی ہوئی ہے یا کہ نہیں  
 چنانچہ دیکھو اس کتاب کی کتاب برسی کی کتاب توحید کی پانچویں جلد ہے  
 اسکا آٹھویں نمبر فقیر احمد تیرے کے تیرے ہی ویریاں سے تیرے ہی  
 بھائیوں میں ہے گا کہ کسی بی کیا کر گا تم اسکی طرف کان دھو۔ میرا کہ  
 لئے اگلے بھائیوں میں سے کہہ سائی کسی بی پر پا کر بھگا اور اپنے تمام اس کے منہ  
 میں ڈالو گا۔ گویا آیت و کتاب میں سلام کے بہت سے کام لے کر آئے  
 لکھا ہے تاہم میں نے اسکو روکا دیا تھا کہ اگر دیکھا جاوے کہ اس ایک  
 مذکورہ بالا کاموں کی کیا فرشتے کے ساتھ رہا ہے یا کہ حضرت رسول کو ہم  
 کے حق میں ہے

راہل تیرے بھائیوں میں سے اسوقت ہی اسٹیل کے بھائی کو کچھ  
 صاف معلوم کچھ آگیا تھا کہ وہیم اسکی مانند یہ حضرت موسیٰ کی مانند۔  
 اب یہ دیکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی مانند حضرت محمد رسول اللہ تھے یا حضرت  
 اس تھے۔ اول تو حضرت موسیٰ نے سہ سال تک کی گن گنتی اور قتل فرعون  
 کے گھر بھی۔ پھر سہ سال تک بیٹوں کی پامالی کی اپنے گھر سے تیرے  
 پاس رہ کر پھر پھر پھر سہ سال تک اپنے گھر کے بیابان میں جمع اسٹیل  
 کی بھری کی پھر آئے۔ یہ وہی روز دیکھا۔ اب ناظرین کی توجہ اسکی  
 ہے۔ علم کا خدا جو ہے اس کے سے کمال کے ہیں۔ اسے کچھ نہ سنی ہے

حضرت موسیٰ کو پہلے ہم سال تک خالی نہ دیا کہ حضرت کا حکم کیا اور پھر ہم سال تک نہ  
نے بیگم کوئی کی یا سبانی (سودے سبانی) کا کوئی کی یا سبانی کر لیں جو  
ہر حضرت موسیٰ کے دو بار تکریم یا کریم بنی اسرائیل پر حکومت کرنا بھی ہو سکتا  
حضرت محمد رسول اللہ کو جسے ملک شام نے تمام دکن کی فوج سے مہور کر کے ہم  
سال کی عمر کے بعد رسالت کا ہر پر مہور فرمایا۔ اب یکتا ہے کہ کیا حضرت  
موسیٰ نے ہی ہم سال سکھو کو کوئی کی فوج یا حضرت مسیح کی فوج کی  
تمی چاہیے تھا کہ حضرت موسیٰ کی مانند ہر کے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا  
کہ میری مانند ہو گا پس کیا حضرت مسیح حضرت موسیٰ کی مانند ہیں یا کہ حضرت  
محمد رسول اللہ (ﷺ) حضرت موسیٰ کی پری اور پگے تھے اور حضرت یسوع  
کی پری بھی پری اور پگے تھے حضرت مسیح اس میں بھی حضرت موسیٰ کی  
مانند نہیں (اسویم) حضرت موسیٰ کے والدین بھی تھے اور حضرت محمد رسول  
کے بھی تھے حضرت مسیح کے باپ عیسیٰ صلی علیہ وسلم کو کون تھے حضرت  
موسیٰ بنی اسرائیل اور بادشاہ جو تھے حضرت رسول کریم بادشاہ اور بنی ہوئے۔  
حضرت مسیح کو ایسے کنگاں تھے کہ اپنے فرمایا کہ چروں کیواسے گونے میں  
اور لوگوں کے واسطے گونے پر اپنی آدم کے تھے کوئی جگہ نہیں کہ مسیح  
وہ اپنا سر کے پس میں بڑا ہی حیران ہو کہ عیسیٰ صلی علیہ وسلم اس آیت  
کی دلیل حضرت مسیح کے پس میں اس سے لیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ  
کی مانند آپ میں سوائے مجھ کے اور کسی بات واقعی پس کچھ بہت اور بھی  
بہت سے چیزوں کو خدا نے دیئے تھے اور اگر زیادہ سوچو تو معلوم ہو گا کہ حضرت  
مسیح کا ہم سال ہو کر جنت کو شروع کرنا یہی اسی امر کی شہادت تھا کہ وہ  
موسیٰ کی بابت حضرت موسیٰ نے اعلان عدی (یہود) کا حال آیتوں لایا ہے اور

اپنے دھوکے نہ کئے۔ یہی ثابت کیا لکھنؤ پہنچا ہے وہ وہم کے بہار  
 خداوند سے جو ہے سچے کہ بائبل کی کئی ایک تصانیف سے۔ یہ کہ خدا کو ایک  
 شخصیت ہی تھی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہ وہ روزہ دہا کر یہ ثابت  
 کیا کہ میرے بعد ایک نئی آواز جو کہانی رسالت۔ یہ سال کہ جو کہ شروع کر گیا  
 کیونکہ یہ کہ خدا کو ایک ہے جسے کہ سنت ہوئے کو ہم وہ کہ ہم لکھنؤ دیکھا یا  
 عیسا۔ اہل کل عقل اور ایمانی مسخر کیا یعنی ہزاروں کی پابندی پوری اس عقل  
 کی رہبری پھر ہم دن کو کہ سیدنا پیغمبر علیہ السلام میں دیکھا میں آیت نہ کرو  
 بالائی تاویل کہ میری اللہ جو کہ حضرت محمد رسول اللہ ہے اسطرح کہ تھی ہے  
 اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہ ہے اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ السلام کہ ہے۔  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ بتائے کہ کوئی جو کہ ہے کہ میں اس آیت  
 کو حضرت عیسیٰ کے ساتھ لکھوں اس کے کہ میں میں جانتا کہ میں آپ عیسیٰ  
 کے لئے آتا ہے کہ ایک مذکورہ بالا جمال کہ میں ہے خداوند عیسیٰ کے  
 جس سے ہی میری ہاں سے کہ یہی عیساں میں عیسیٰ اللہ ایک نبی رہا کر گیا۔  
 تم اس کی طرف کان دھرو ورنہ تم نے اُن کے بیانوں میں سے تمہارا ایک نبی  
 رہا کر دیا تھا اور اچانک ہم اُن کے نہیں ڈو لگا اور جو کہ میں اُس سے فرماؤ لگا وہ  
 سب اُن سے کہے گا عیسیٰ علیہ السلام نے یہی کہتے کہ ایک کتاب تمام  
 وسیع سچ کا احوال میں دیکھا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا عیسیٰ کی مانند پیغمبر ہی ہوگا  
 کیا یہ جو کہ میں کہیں کی جگہ عیساں میں نے پیشین گوئی کہتے وقت بتا کہ  
 مارا ہے کیا غضب کی بات ہے کہ کلام اللہ کہ اپنا کلام بتا رہے ہیں کہ کلام اللہ کو  
 دھوکہ کھا گئے وہاں کہ اگر حضرت محمد رسول اللہ کے نام مبارک بھی حضرت  
 موسیٰ کی مانند نبی ہوتا تھا تو ہوتا ہے حضرت موسیٰ کی طرح کہ ہم جانتے



شہد ان کے پاس اگر اپنا آپس پر یاد کر لیتا ہے جسکو پورا نئے زمانہ حال  
 کے زمانہ کے دانشور یا شاعرین نے ایک عاشق صادق کی مثال دی ہے  
 حالانکہ یہ مثال بالکل غلط ہے وہ ایک بیوقوف جانور ہے اس میں بھلا  
 عاشق ہو تو شہد ان کی دلچسپی و ریاضت کرنے کا سیکھ ہی کہاں ہے  
 حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بیوقوف جانور ہے اور اندھیر سے میں جب روشنی  
 دیکھتا ہے تو اسکی طرف اس خیال سے ہٹا کر یہ ایک سورج ہے کہ  
 جبکہ راستہ میں سے گزر کر کے باہر روشنی میں چلا جائے گا جو کہ وہ ایک  
 سورج نہیں کی روشنی نہیں جو کہ باہر سورج سے آتی ہے بلکہ ایک جلائیوالی  
 انگ ہے وہ اپنی کم عقلی یا نادانی کے باعث یہ خیال کر کے اسے گھڑا  
 خیال کر کے کہتا ہے کہ میں چلا جاؤ گا اور فنا ہو جاؤں گا۔ یہ سچ ہے وہ  
 لوگ جو اپنی کم عقلی کے باعث حضرت سچ پر ایسا بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ عالم  
 تباریسیابی ہو گا جو کہ آگ کو دھن کی روشنی کا سورج خیال کرتے ہیں پس  
 میں نے ہر طرح سے اعلان کر دیا ہے اگر اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اسکا خون  
 اسکی گردن پر ہو گا۔ سنائی کا کام ہے کہ اطلاع دے دیوے۔

Only

### پیرایہ

ہر ایک سال چند دفعہ سے اپنی نظیر تب ہی ہے مگر ان کے  
 یہ کسی غریبی کی بات ہے کہ عمارت خیرات و خیرات کثیر ہے۔ ایسی  
 کتابیں تعلیم اور دوسری ضرورتوں کے واسطے ہیں۔ یہ  
 کتابیں درگاہوں میں انکی تعلیم علی طریقہ سے پڑھنے کے واسطے  
 ضروریات سے ہے۔ فرض جاری یہ نہیں کہ ایسی ضروری اشکات  
 کا دوسرا جاری کیا جاوے۔ کیونکہ یہ ضروری اشکات کا مجموعہ نہیں  
 ان کتابوں کے اپنے دن اور ان کا سہارا فرض ہے اور یہ ہر سال  
 اپنا فرض منصب اور عبادت کرتا ہے۔

—————

مولوی محمد علی صاحب مدنی

یہ کتاب ہر ایک قابل قدر ہے۔ ہر ایک اپنی تعلیم و علم کو اس کا  
 سہارا کرنا ضروری ہے۔

مولوی نور احمد مدنی